اکابر صوفیاء کرام اور مشائخ عظام کے عقائد و نظریات اور علوم و معارف کا بہترین مجموعہ

تصنیف لطیف:

قطبِ ربانی [illegible] عارف باللہ تعالیٰ

سیدی عبدالوہاب الشعرانی قدس سرہ النورانی

مترجم:

رئیس المتکلمین عالم باعمل پیر طریقت حضرت علامہ مولانا الحاج

صاحبزادہ پیر سید محمد محفوظ الحق شاہ صاحب چشتی صابری قادری

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

۱۱۔ گنج بخش روڈ، لاہور

فرمائے جو میرا قول سن کر اسے یاد رکھے اور جیسے سنا اسی طرح آگے ادا کر دے۔ یعنی فرمان رسول علیہ السلام کسی تصرف کے بغیر حرف بحرف پہنچا دے۔ جیسے پیغمبران گرامی علیہم السلام اپنے رب کا کلام اسی لفظ کے ساتھ پہنچاتے ہیں جس کا اس نے ان پر بالواسطہ یا بلا واسطہ القاء فرمایا۔ اور اس درجہ پر اور اس کے لئے حضور علیہ السلام کی دعائے رحمت کے مرتبہ پر فائز نہیں ہوئے مگر وہ حضرات جو آپ کی احادیث کسی لفظ کے اضافے کے بغیر انہیں الفاظ کے ساتھ روایت کرتے ہیں جو انہوں نے سنے ہیں۔ پس بیشک جو حدیث کی بالمعنیٰ روایت کرتا ہے وہ تو ہماری طرف اپنے فہم کی صورت نقل کرتا ہے۔ تو گویا وہ اپنے نفس کا قاصد ہے۔ قیامت کے دن رسل کی صفوں کے ساتھ صرف اسی کا حشر ہوگا جو کتاب یا سنت کی وحی کی تبلیغ بعینہ اس لفظ کے ساتھ کرتا ہے جو اس نے سنا۔ پس صحابہ کرام جب وحی کے لفظوں کو بعینہ نقل کریں تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قاصد ہیں۔ اور تابعین قاصد ہیں صحابہ کرام کے۔ اسی طرح گروہ کے بعد دوسرا گروہ قیامت تک۔ تو اگر ہم چاہیں تو ہمیں حکم پہنچانے والے کے بارے کہہ سکتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا قاصد ہے۔ اور اگر چاہیں تو اسے اس کی طرف منسوب کر دیں جس کی طرف سے اس نے ہمیں حکم پہنچایا۔ اور ہم نے درمیان سے وسطہ حذف کرنا صرف اس لئے جائز قرار دیا کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جبریل خبر لاتے تھے یا فرشتوں میں سے کوئی فرشتہ۔ اور ہم آپ کے متعلق رسول جبریل یا اس فرشتے کا رسول نہیں کہتے۔ اور اس میں طویل کلام کیا (اقول و باللہ التوفیق۔ شیخ نے مبلغ پر لفظ رسول کے اطلاق کو صرف اور صرف معنوں میں درست قرار دیا ہے نہ کہ اصطلاحی معنوں میں جو کہ **اللّٰہ یصطفی من الملائکہ رسلا و من الناس** میں مراد ہیں۔ اس لئے فقیر نے لغوی معنیٰ مراد ہونے کے اشارہ کے لئے رسول کا ترجمہ قاصد کیا ہے۔ توجہ رہے کہ نہایت ضروری ہے تاکہ کسی کذاب دجال یا اس کے پیرکار کو شیخ کے کلام سے گمراہ کن مفہوم پیش کرنے اور عقیدہ ختم نبوت جو کہ قطعیات میں ہے کے خلاف استدلال کی جرات نہ ہو۔ محمد محفوظ الحق غفرلہ ولوالدیہ)

پھر شیخ نے کہا: پس معلوم ہوا کہ عبد کو ولی کہنا اس اسم کے اندازے کے مطابق اس کی عبودیت کم کر دیتا ہے۔ تو جو چاہے کہ کسی ولی کو اس کی عبودیت کے مقام سے کم نہ کرے تو چاہیے کہ اسے محدث (دال مہملہ کے فتح کیساتھ) کہے کیونکہ یہ اس کے لئے اسم ولی سے زیادہ بہتر ہے۔ انتہی۔

(اقول و باللہ التوفیق والتیسیر۔ یاد رہے کہ شیخ نے یہاں اسماء حسنیٰ میں سے صرف دو اسموں کا ذکر فرمایا ہے جو کہ آپ کے مطابق وجہ خاص کے طور پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے حضرت الہیہ سے ایک خلعت ہے۔ لیکن حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے کوئی نہیں پایا جس نے اللہ تعالیٰ کے دو اسماء سے زیادہ جمع کئے ہوں اور یہ سورہ برأت کے آخر میں مذکور روف رحیم ہیں۔ حضرت شیخ محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں کہ رب العزت نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسماء حسنیٰ اور اپنی صفات اعلیٰ کے ساتھ مشرف فرمایا ہے۔ آپ حضرت رب العزت کے اسماء وصفات کے جامع ہیں اور تمام اخلاق الٰہی عزاسمہ کے ساتھ متخلق ہیں۔ البتہ حضرت شیخ محقق قدس سرہ کے مطابق قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیم الٰہی سے ان تیس اسماء کا ذکر فرمایا ہے جو کہ کتاب مجید اور احادیث صحیح میں مذکور ہیں۔ اور یہ اسماء حسنیٰ بھی ہیں اور حضور علیہ السلام کو بھی ان کے ساتھ مشرب فرمایا گیا۔ اور بغرض حصول برکت یہ فقیر انہیں نقل کر رہا ہے جو کہ یہ ہیں: حمید، الروف، الرحیم، الحق المبین، نور، الشہید، الکریم، العظیم، الجبار، الخبیر، الفتاح، الشکور، العلیم، علام، عالم الغیب والشہادہ، الاول، الاخر، القوی، ذوالقوۃ المتین، صادق، ولی ومولی، عفو، الہادی، المومن

المہیمن، مقدس، العزیز، طٰہٰ، ویٰس، ان اسماء کے معانی شفاء شریف اور مدارج النبوۃ میں دیکھیں جہاں ان اسماء کی بحث ہے۔
یہ تو وہ اسماء پاک ہیں جو کہ اسماء حسنیٰ میں سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائے گئے۔ آپ کے اسماء پاک کی تعداد صاحب المواہب امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ چار سو سے زائد لکھی ہے۔ قاضی عیاض قدس سرہ فرماتے ہیں ابن العربی المالکی، الاحوذی شرح الترمذی میں ناقل کہ بعض نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ایک ہزار اسم ہیں جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھی ہزار نام ہیں۔ آگے ابن الفارس کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ آپ کے اسماء شریفہ دو ہزار بیس ہیں۔ بہر حال کثرت اسماء اپنی مسمّی کی عظمت کا پتہ دیتی ہے کہ آپ کی نعوت واوصاف بے شمار ہیں۔ جبکہ عارف باللہ الشیخ احمد الصاوی محشی جلالین اپنے حاشیہ میں زیر آیت و اذ قال عیسی ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم الخ فرماتے ہیں کہ بعض اہل اللہ نے فرمایا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار ہزار اسماء ہیں جن میں سے ستر کے قریب اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ہیں۔ (محمد محفوظ الحق غفرلہٗ)

روح نازل کی معرفت کا مسئلہ

اگر تو کہے کہ کیا تمام اولیاء ان پر نازل ہونیوالی روح کو پہچانتے ہیں؟ تو جواب یہ ہے کہ تمام اسے نہیں پہچانتے۔ پس ان میں سے کوئی اپنے قلب پر نازل ہونے والے علوم دیکھتا ہے جبکہ اسے پتہ نہیں ہوتا کہ یہ اس کے پاس کس کی طرف سے آئے ہیں۔ جیسے کہ کاہنوں یا فکر اور فہم والوں کے لئے واقع ہوتا ہے۔ پس یہ سب کے سب اپنے قلوب میں علم پاتے ہیں جبکہ پہچانتے نہیں کہ حقیقت میں اسے ان کے پاس کون لایا اور خواص پہچانتے ہیں کہ ان کے پاس کون آیا۔ اور اسی لئے اسے ادب کے ساتھ حاصل کرتے ہیں۔ اور اس سے ادب کا فیض پاتے ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔
اور شیخ نے حکیم ترمذی کے سوالات کے جوابات میں ۷۳ ویں باب میں فرمایا ہے: جان لے کہ اہل اللہ میں سے محدثون کے خصائص میں سے ہے کہ یہ حضرات ان کے ساتھ حق تعالیٰ کی ان کے نفوس میں بات کو پہچانتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ لوگ صاف دل ہوتے ہیں جبکہ ان کے علاوہ دوسرے اسے نہیں پہچانتے۔ شیخ نے فرمایا کہ محدثون کے سرتاج حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ہیں اور امت میں لوگ سب کے سب اس میں آپ کے وارث ہیں۔

ولی تلبیس سے کب محفوظ ہوتا ہے

اگر تو کہے کہ ولی پر آنے والی وحی الہام میں وہ تلبیس سے کب محفوظ ہوتا ہے؟ تو جواب یہ ہے کہ یہ علامات سے پہچانتا ہے۔ تو جس کے لئے اس میں اس کے اور اللہ تعالیٰ کے مابین کوئی علامت ہو تو وہ وحی حق الہامی ملکی کو باطل شیطانی القاء سے پہچان لیتا ہے وہ تلبیس سے بچ جاتا ہے۔ لیکن اس مقام والے قلیل ہیں۔
اور شیخ نے ۲۸۳ ویں باب میں فرمایا: اہل اللہ کی جماعت میں سے بعض نے جو غلطی کی ہے جیسے ابو حامد الغزالی اور وادی اشت کے ایک شخص ابن سیدلون کا یہ قول ہے کہ جب ولی عالم عناصر سے ترقی کرتا ہے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں تو وہ تلبیس سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اور یہ اس لئے کہ اس وقت وہ سرکش جنات اور شیاطین سے محفوظ جہان میں ہوتا ہے۔ تو وہاں وہ جو کچھ دیکھتا ہے برحق ہے۔ جبکہ شیخ محی الدین نے فرمایا کہ ان کا یہ قول صحیح نہیں ہے۔ یہ اس وقت صحیح ہوگا اگر انہیں معراج اجسام مع الارواح